امام خمینیؒ ایک ناقابل فراموش ہستی

الف۔ اے۔ رحمانی

شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے ایک لافانی شعر کہا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

واقعات اور حالات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ شعر حضرت امام خمینیؒ کے مکمل حسب حال ہے۔ ہزاروں سال میں ایک ایسی عنقا شخصیت عالم وجود میں آئی ہے اور تیقن کے ساتھ یہ کہنا ناممکن ہے کہ آیا ایسی شخصیت دوبارہ بھی رونق افروز ہوگی یا نہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔

حضرت امام ایک دانشور تھے۔ عالم تھے۔ مذہبی رہنما تھے قابل رشک وسعت نظر کے حامل تھے اور وقوع پذیر ہونے والے حالات کا اندازہ بہت پہلے سے کر لیتے تھے۔ ۱۹۷۹ء سے پہلے کے ایران کو اسلامی مملکت کہنا ہی قطعاً غلط تھا۔ رضا شاہ پہلوی محض کٹھ پتلی بادشاہ تھے۔ ساری طاقت امریکہ کے ہاتھ میں تھی اور وہ اپنے پٹھوؤں کے ذریعہ اسے ایرانی عوام کے خلاف استعمال کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اسرائیل جیسے اسلام دشمن ملک سے ایران کے خاص اور قریبی تعلقات تھے جو کسی اسلامی ملک کے لئے ناقابل فہم اور باعث شرم تھا۔

امام خمینیؒ مرحوم کی ایک ایک سانس خدا، اس کے رسول اور شہداء کربلا کے نام وقف تھی۔ ہر لمحہ امت اسلامیہ کی فلاح و بہبود میں صرف ہوتا۔ یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہ ہوگا کہ امام خمینیؒ مرحوم قیافی لکھ

تھے۔اور وہ بھی اس پر آشوب دور میں۔وہ یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایران ایک لا مذہب ملک ہو۔جہاں شراب اور بیئر پانی سے زیادہ آسانی سے مہیا ہوں۔ تفریح کا بہترین ذریعہ قمار بار بازی ہو۔اور عیاشی زندگی کا لازمی جزو قرار پاچکی ہو۔در حقیقت وہ اس ماحول میں گھٹن محسوس کرتے تھے۔ان حالات میں بھلا ملک کس طرح فلاح و بہبود کے راستہ پر گامزن ہو تا۔غریبی اور افلاس ہر جانب دن کی روشنی کے مانند پھیلا ہوا تھا۔جبکہ شاہ کے کتے بھی ریشمی اور مخملی لباس زیب تن کرتے تھے۔

ان حالات کی وجہ سے امام مرحوم بہت زیادہ متفکر اور آزردہ تھے۔دل کا سکون ناپید تھا اور رات کی نیند حرام تھی۔امام نے جب ان حالات کے خلاف آواز بلند کی تو ان کے خلاف ظلم و ستم کا پہاڑ ڈھایا گیا اور انہیں مجبور اً وطن عزیز کو فریاسہ کر عراق میں مقیم ہونا پڑا۔وہاں حالات سازگار نہ تھے اس لئے کچھ عرصہ کے بعد فرانس جانا پڑا۔ان حالت میں بھی ہر ہر سانس میں ایرانی عوام اور ملت اسلامیہ کا دکھ درد سمویا ہوا۔تھا۔ان کی کاوشیں جاری تھیں کہ ایران کے خلاف سازگار ہو سکیں۔ہمت مردان مدد خدا کے مصداق شاہ کی مطلق العنان حکومت کا خاتمہ اس مرد مومن کی کاوشوں کی بنا پر ہوا۔۱۹۷۹ء ایران میں شاہ کا تختہ پلٹ دیا گیا اور اسلامی حکومت عالم وجود میں آئی۔مسلکی اختلافات تاریخ کا حصہ بن گئے۔

کیونکہ امام مرحوم کا پختہ عقیدہ تھا۔ واعتصموا بحبل الله جميعاً ولاتفرقوا۔یعنی تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔

امام مرحوم انسانیت رواداری اور حق پرستی کا بے مثال جواباً ایرانی جنگی قیدی رہا کئے مگر وہ بہت کم تھے۔اصلی فائدہ عراق کو ہوا تھا۔اسکے برعکس ۱۹۹۰ء میں کویت پر عراقی حملہ کے بعد جب عراقی افواج وہاں سے حکماً پسپا ہو جائیں تو اپنے ہمراہ تقریباً ۶۲۵ مقصود اور معصوم افراد کو جبراً اغوا کر لے گئیں جن کا اب کوئی پتہ نشان بتانے سے عراق منکر تھے۔ان لوگوں کے بچے رو رہے ہیں۔بیویوں کی آنکھیں شوہروں کے انتظار میں پتھرا گئی ہیں اور مائیں اپنے بیٹوں کی واپسی سے مایوس ہو کر نیم پاگل ہیں۔ان لوگوں میں دو ایک ہندوستانی۔سعودی اور لبنانی تھی جس۔ظاہر ہے کہ ان افراد کو اس طرح اغوا کرنا ایک بدترین مجرمانہ فعل تھا۔لیکن چونکہ صدام حسین ظلم اور جبر کی مکروہ تصویر ہے اس لئے سب کچھ روا ہے۔

۱۹۷۹ء سے قبل لکھنؤ (یو۔پی) میں شیعہ ۔ سنی فساد ایک عام واقعہ بن چکے تھے۔اور سنی

دونوں کلمہ گو ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنا حرام ہے چاہے وجہ کچھ بھی ہو۔ مکانوں۔ دکانوں۔ کارخانوں وغیرہ کا توڑنا اور جلانا قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ لیکن بد قسمتی سے یہ سب کچھ ہوتا تھا۔ امام خمینیؒ نے افتراق بین المسلمین کے خلاف سخت آواز اٹھائی اور یہ سلسلہ بالکل ختم ہو گیا اور عوام نے راحت کی سانس لی۔ عورتوں کا بیوہ ہونا بند ہوا۔ بچے اب یتیم نہیں ہوتے۔ نالیوں میں اب معصوم خون نہیں بہتا۔ یہ عظیم کام حضرت امام کے دست مبارک سے انجام پذیر ہوا جس کی جزا خیر پاک پروردگار عنایت کریگا۔

راقم مرحوم ایران کے سرکاری دورہ پر گئے تھے۔ سفر سے کچھ دن پہلے میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اور میں ایران نہ جاسکا۔ دورہ ختم ہونے کے بعد ایک رفیق کار نے جو وہاں گئے ہوئے تھے مجھ سے کہا میاں۔ تمہاری بیماری بھی اللہ کی رحمت تھی۔ میں اس پہیلی کو سمجھ نہ سکا۔ میں نے ان سے وضاحت طلب کی تو انہوں نے کہا کہ کھانا تم قطعی نہ کھاتے۔ کیونکہ ہر کھانے میں ایک نہ ایک ڈش سور کے گوشت کی ضرور ہوتی۔ مثلاً پورک کٹلیٹ۔ بیکن رولس۔ وغیرہ وغیرہ اور تم ان چیزوں کی وجہ سے پورا کھانا ہی ترک کر دیتے۔ آخرش سوپ سلاد اور پھلوں پر کب تک گذارہ کرتے میرا دفاع قطعاً ماؤف ہو گیا جبکہ انہوں نے مجھے بتایا کہ صدر مرحوم کے اعزاز میں جو شاہی ضیافت ہوئی تھی اس کا کھانا پرس میں پک کر بذریعہ ہوائی جہاز طہران آیا تھا۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ اولاً تو پیرس میں ذبیحہ مشینوں کے ذریعہ ہوتا ہے جو حرام ہے اس لئے تتر بذات خود بھی کھانے کے لائق نہ تھے۔ اور پھر کربلا اور وہ بھی نیم چڑھا کے مصداق ان کے پیٹ میں سور کا قیمہ بھرا تھا۔ اس لئے انہیں کیانے کا کوئی سوال قطعی نہیں اٹھتا تھا یہاں پر یہ بھی ذکر کر دینا عین مناسب ہو گا کہ پرس فیس قیام کے دوران امام خمینیؒ کے دستر خوان پر گوشت کے بجائے انڈوں اور مچھلی اہتمام ہوتا تھا کیونکہ ذبیحہ گوشت دستیاب نہ تھا۔ دوئم۔ ہر ملک ایسی ضیافتوں میں اپنے ملک کا کھانا پیش کرتا ہے۔ ایرانی کھانا انتہائی لذیذ اور مقوی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں پرس سے کھانا منگانا ایک بے تکی بات تھی۔ مگر رضا شاہ چونکہ ذھنی طور پر مغرب کا غلام تھا اس لئے اس کا انداز فکر ہر وقت مغرب کی طرف گھومتا تھا۔ میں صدر مرحوم کے ساتھ مئی ۱۹۷۵ء میں انڈونیشیا گیا تھا جہاں ہمارے لئے مقامی کھانے کا انتظام تھا۔ جسے ہم سب نے شوق سے کھایا۔

امام مرحوم نے امت اسلامیہ کی ایک ایسی خدمت کی ہے جو کسی اسلامی ملک نے نہیں کی ہے۔۹ے۱۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد امام عالی مقام نے یہ طے کیا کہ ماہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ تمام عالم اسلام میں "یوم قدس" کے شکل میں منایا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ قدم اس سے قبل کسی سربراہ یا کسی ملک نے نہیں اٹھایا تھا۔ اس کا خاطر خواہ اثر مرتب ہوا جس کا منشا اور مدعا تھا کہ تمام دنیا میں مسلمان، سیاسی معاشی اور تمدنی طور پر امریکی اسرائیل نوازی اور اسرائیل کی مسلم دشمنی کے خلاف متحد ہو کر قدم اٹھائیں۔ خود ایران میں عوام اس دن یکجا ہو کر قبلۂ اوّل کی بازیابی کے لئے غور فکر کرتے ہیں اور اسرائیل کو واضح الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں کہ وہ پر امن طور پر القدس کو خالی کردے ورنہ امت اسلامیہ اپنا حق حاصل کرنا بخوبی جانتی ہے چاہے کتنی ہی قربانیاں پیش کرنی ہوں۔ امام مرحوم کی قیادت میں ایران نے ہمیشہ امریکہ کی سازشوں کو ریت کی محل کی طرح مسمار کر دیا۔ خدائی۔ مدد بھی شامل حال تھی کہ بہت سے سخت ترین مقابلہ بھی بہ آسانی انجام پذیر ہوتے۔ اور امریکہ کو منہ کی کھانی پڑی۔

اللہ ہم سب کو امام خمینیؒ کے دکھائے ہوئے راستہ پر صحیح طور پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم کامیابی کی ساری منزلیں۔ بہ آسانی طے کر سکیں اور ملت اسلامیہ کا نام روشن ہو۔ آمین۔

امام مرحومؒ کی پاک روح اس منتظر کو دیکھ کر انتہائی مسرور ہوگی۔ اس مضمون کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ امام مرحوم کی مقدس روح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب سے سرفراز فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆